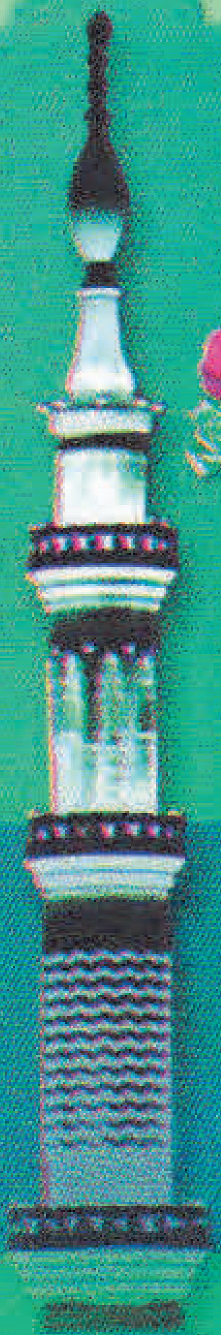
ذالک ذکریٰ للذاکرین

تاریخ مشائخ چشت



تالیف

برکۃ العصر قطب العالم عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا المہاجر المدنی قدس سرہ مصنف کی سب سے
پہلی تالیف ہے جو ۱۳۲۹ھ میں مکمل ہوئی۔ اس میں نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر اپنے پیر و مرشد حضرت اقدس
مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ تک اپنے سلسلہ کے
بیالیس ۴۲ مشائخ کے حالات وغیرہ جمع کئے ہیں۔

ناشر مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵۔ بہادر آباد۔ کراچی

بالآخر اٹھاون سال کی عمر میں چار رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ کو جمعہ کے روز آپ نے انتقال فرمایا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ)

اور حسب وصیت امام ناصر الدین محمود شہید سبز واری کے احاطہ میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ جھنجھانہ میں ایک صاحبِ کشف آئے اور حضرت میانجیو کے مزار پر حاضر ہوئے۔ بعد میں اُنھوں نے کہا کہ افسوس کسی ظالم نے ان کو امام سید محمود کے پاس دفن کر دیا۔ یہ ادب کی وجہ سے اپنے انوار روکے ہوئے ہیں۔ اگر کسی ویرانے میں ہوتے تو دُنیا ان کے انوار سے جگمگا جاتی۔ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کی ہڈیاں نکال کر دوسری جگہ دفن کرتا اور پھر ان کے انوار و برکات کا مشاہدہ ہوتا۔ مزار کے سرہانے اعلیٰ حضرت اقدس حاجی امداد اللہ صاحب نے مندرجہ ذیل چند اشعار کا کتبہ نصب کرایا تھا جواب بھی وہاں موجود ہے۔

شہرِ جھنجھانہ ہے اک جائے ہدیٰ — مسکن و ماویٰ ہے جس جا آپ کا
مولدِ پاک آپ کا ہے اور مزار — اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار
متصل اس شہر کے اے نیک نام — ہے عجب دلچسپ درگاہ امام
سید محمود ہے نام شریف — ہے مکانِ بس عجیب و بس لطیف
پاس اس مرقد کے قبلۂ رُخ بھی — ہے زیارت گاہ میرے پیر کی
اس جگہ ہے مرقدِ پاکِ جناب — سر جھکاتے ہیں جہاں سب شیخ و شاب
جس کو ہوئے شوق دیدارِ خدا — ان کے مرقد کی زیارت کو وہ جا
یعنی پیر و مُرشد و مولا مرے — حضرت نور محمد نیک پے
اعتقادِ دل سے جو جائے وہاں — اس پہ سب اسرار باطن ہوں عیاں

دیکھتے ہی اسکے مجھ کو ہے یقین　　اسکو ہو دیدار رب العالمین
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی
ہو دیں ظاہر اس پہ اسرار خفی

حضرت میانجی صاحب کا مزار خام ہے۔ البتہ اس کا حلقہ پختہ ہے۔ بعض لوگوں نے چاہا تھا کہ اس کو ایک ہاتھ سے بھی اونچا کر دیں مگر آپ نے کسی کو خواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ خلاف سنت ہے ایسا نہ کرو۔ ایک ہی ہاتھ اونچا رہنے دو۔

کشف وکرامات اور متفرق واقعات

(۱) حضرت میانجی نور محمد صاحبؒ کسی بات پر لوہاری کے پٹھانوں سے ناراض ہو کر جھنجھانہ تشریف لے گئے۔ حضرت کے لوہاری سے تشریف لیجانے کے بعد لوہاری کے اکثر محلوں میں آگ لگ جاتی تھی جس سے وہاں کے پٹھانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ آگ کا لگنا حضرت میانجیو کی خفگی کا باعث ہے، چنانچہ وہ لوگ جھنجھانہ پہنچے، حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشامد کے بعد آپ کو واپس لوہاری لے آئے۔ حضرت کی مراجعت کے بعد پھر کبھی آگ نہیں لگی۔ کچھ عرصہ کے بعد پٹھانوں نے آکر عرض کیا کہ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد آگ کیوں لگتی تھی؟ فرمایا مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں ہاں کبھی کبھی لوہاری سے محبت کے باعث اس کا ماحول اور محلے یاد آتے تھے۔

(۲) ایک مرتبہ کسی کے کھیت میں آگ لگ گئی، کھیت والا دوڑا ہوا حضرت کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا آپ نے اپنی ٹوپی اُتار کر اس کو دیدی کہ جلدی سے